اہل طریقت کا ترجمان

مجلہ آئینہ کرم

منگانی شریف جھنگ

آئینہ ماز نام مصطفیٰ است

شمارہ نمبر

29

انیک این درگاہ پاک منگانی شمس الشموس
روشنائی حامی دھد اندر جہانِ مسلمین
(حضرت پیر جی صاحب)

Scanned with CamScanner

اہل طریقت کا ترجمان

مجلہ

آئینہ کرم

مونگانی شریف، جھنگ

شمارہ نمبر 29 ربیع الاول 1432ھ فروری 2011ء

بیاد قطب الارشاد فرد الافراد

خواجہ حضرت پیر محمد کرم حسین حنفی القادری

قدس سرہ العزیز

زیر سرپرستی: حضرت پیر محمد مظہر حسین قادری
زیب سجادہ آستانہ عالیہ

زیر ادارت: ابوالحسن پیر محمد طاہر حسین قادری
مونگانی شریف

معاونین: لالہ محمد رفیق طاہر ✲ ملک رب نواز
چوہدری اللہ رکھا ✲ مشتاق احمد گل

ناظم اعلیٰ: سید رفاقت علی شاہ قادری

بطل ہدایت: پیر محمد اختر حسین قادری مدظلہ العالی

فہرست

1	اداریہ	لالہ محمد رفیق طاہر	2
2	تفسیر اذا جاء نصر اللہ	پیرزادہ محمد اداحسین	3
3	اُولٰئِکَ حِزْبُ اللّٰہ	پروفیسر محمد اقبال	3
4	نعت رسول مقبول ﷺ	محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری	5
5	درس حدیث	مفتی نصیر الدین نصیر	6
6	خطبہ نبیلا داتی ﷺ	محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری	7
7	دیار حبیب ﷺ حجرہ شریف و ریاض الجنۃ	افتخار احمد حافظ قادری	8
8	قصیدہ تاج	حنیف ساجد بھلروان	10
9	سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ	افتخار احمد حافظ قادری	11
10	دیوان قادری	ڈاکٹر محمد جمیل تلمذ	16
11	رموز و کنوز	مشتاق احمد قادری	23
12	بعض حالات و کرامات حضرت امی حضور رحمۃ اللہ علیہا	ڈاکٹر محمد حنیف قادری	35
13	دربار امام علوی رضی اللہ عنہ میں حاضری کی روداد	افتخار احمد حافظ قادری	37
14	وقار زیست	شاکر کنڈان	39
15	مجلس	چوہدری اللہ رکھا	44
16	وفیات	ادارہ	45
17	خط نام پیر محمد طاہر حسین حنفی القادری	پروفیسر صفدر علی شاہ	46
18	تبصرہ کتب	ادارہ	46
19	LECTURE	اسامہ علی اختر زادہ	47
20	امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ	محمد اکرم قادری	49
21	حصہ قاری	محمد حسین نیکی "رضا"	51

مجلس مشاورت

✲ حاجی محمد اقبال ✲ میاں محمد اشرف
✲ پیر سید التجاء حسین ✲ ساجد امتیاز
✲ میاں نذیر احمد ✲ میاں محمد مبارک القادری
✲ مبارک علی نثار ✲ حافظ منظور احمد
✲ صوفی خان محمد ✲ محمد ریاض گھونکی
✲ محمد قاسم حنیف ✲ ثمر عباس ہراج

مجلس اشاعت: وقاص حیدر قادری
ظفر اقبال ناصر عارفوالا - محمد اکرم قادری

ضروری نوٹ ادارے کا مضمون نگاروں کی آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

رابطہ برائے خط و کتابت: قادریہ آرگنائزیشن دربار اکرم طاہر آباد مونگانی شریف پوسٹ بکس نمبر 171 اڈا 214 تحصیل و ضلع جھنگ

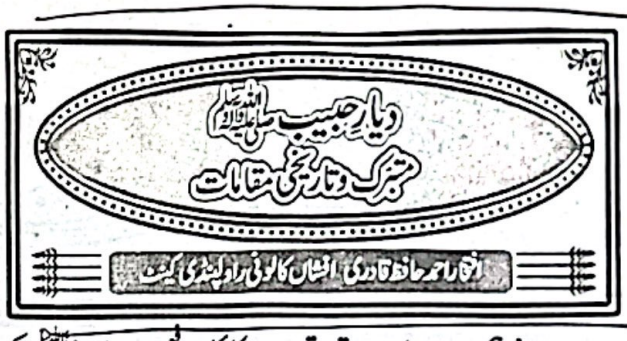

سفرِ ہجرت پر روانہ ہوتے وقت سرورِ کائنات فخرِ موجودات ﷺ کے لب مبارک سے جو دعا نکلی اس کا قریب ترین ترجمہ کچھ اس طرح ہے "اے اللہ! جب تو نے مجھے میرے محبوب شہر (مکہ مکرمہ) سے ہجرت کا حکم فرمایا ہے تو اب اپنے پسندیدہ ترین مقام پر سکونت عطا فرمایا"۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی اس دعا کو شرف قبولیت بخشا اور آپ ﷺ کو مدینہ منورہ میں سکونت عطا فرمائی۔ اس لئے مدینۃ الرسول ﷺ روئے زمین پر افضل ترین مقام قرار پایا، ایک موقع پر سید دو عالم ﷺ نے یہ دعا فرمائی: (ترجمہ): اے اللہ! مدینہ منورہ کی محبت کو ہمارے دلوں میں اس طرح محکم فرمادے جس طرح ہمارے دلوں میں مکہ مکرمہ کی محبت محکم ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

حضور ﷺ جب کسی سفر مبارک سے واپس لوٹتے تو اپنے اس محبوب شہر کو دیکھتے ہی فرطِ محبت سے دوش مبارک سے اپنی چادر کو سرکاتے ہوئے فرماتے: "مدینہ کی فضائیں کتنی پاکیزہ اور خوشگوار ہیں"۔ سفرِ ہجرت میں نبی اکرم ﷺ جب قبا کی بستی میں رونق افروز ہوئے تو یہاں قیام کے دوران آپ ﷺ نے سب سے پہلے مسجدِ قبا کا سنگِ بنیاد رکھا جس کے لئے ارشادِ خداوندی ہوا کہ: (ترجمہ) یہ وہ مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی۔ اس عظیم وشان مسجد کے بارے میں ارشادِ نبوی ﷺ یوں ہوا کہ "مسجدِ قبا میں نماز ادا کرنے کا ثواب عمرے کے برابر ہے"۔ اس مسجد کی اہمیت اور فضیلت کا اندازہ اس بات سے لگالیں کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق نبی پاک ﷺ ہر ہفتے کے دن کبھی پیدل اور کبھی سواری پر مسجدِ قبا کی زیارت کیلئے تشریف لایا کرتے تھے۔

دیارِ حبیب ﷺ کی ہر چیز متبرک اور مقدس ہے۔ پہاڑ، وادیاں، نہریں، کنویں، مکانات، باغات، میوہ جات، شجر، حجر، ریت، ذرے حتیٰ کہ اس کے غبار میں بھی شفا رکھ دی گئی ہے۔ خاکِ مدینہ منورہ کو شفا کا درجہ دیتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بیشک مدینہ منورہ کی گرد وغبار میں بھی ہر بیماری کیلئے شفا ہے"۔

خاک طیبہ از دو عالم خوشتر است
اے خنک شہرے کہ آنجا دلبر است

ایک اور حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ "مدینہ منورہ کی غبار میں جزام (کوڑھ) جیسی مہلک بیماری کیلئے بھی شفا ہے"۔

تیرے دربار سے ملتی ہے ہر اک دُکھ کی دوا
تو ﷺ ہے ہر درد کا درمان مدینے والے

جذب القلوب میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس زمانہ میں مجھے مدینہ طیبہ میں قیام کا شرف حاصل ہوا تو میرے پاؤں پر ایسا شدید ورم آگیا کہ اطباء نے بلا اتفاق اس مرض کو موت کی علامت تجویز کیا۔ مگر میں نے اس مبارک خاکِ شفا سے اپنا علاج شروع کردیا۔ اور چند ہی دنوں میں مجھے اس بیماری سے شفا حاصل ہوگئی۔

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو تیس دُرے مارنے کا فتویٰ دیا تھا کہ جس نے کہا تھا کہ مدینہ منورہ کی مٹی ناقص ہے۔ اس کو قید کرنے کا بھی حکم دیا اور فرمایا یہ شخص قتل کے قابل ہے (وفاء الوفاء، ج ا، صفحہ ۵۷)۔

معزز زائرینِ مدینہ منورہ کو ان چھوٹی چھوٹی باتوں کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے اور کسی لمحے بھی اس مقدس شہر میں ادب واحترام کا دامن نہ چھوٹنے پائے کیونکہ بے ادب محروم شد از لطف رب۔ امام دارالہجرہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کا مدینہ منورہ اور اس کی خاک مقدس سے اس قدر عشق تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے تمام عمر مدینہ منورہ میں بسر فرمائی۔ اور شہر سے باہر نہ نکلے ایسا نہ ہو کہ مدینہ طیبہ سے نکلوں اور موت آجائے۔

منبرِ رسول ﷺ

ابتداء میں مسجدِ نبوی ﷺ میں کوئی منبر نہ ہوتا تھا۔ نبی پاک ﷺ خطبے کے دوران درخت کے ایک تنا کے ساتھ ٹیک لگایا کرتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد آپ ﷺ کی اجازت سے ایک منبر تیار کیا گیا۔ جس کے تین زینے (درجے) تھے۔ آپ ﷺ تیسرے زینے پر تشریف فرما ہوئے اور آپ ﷺ کے قدمین شریفین دوسرے درجے پر ہوتے۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس منبر کے دوسرے درجے پر جہاں آپ ﷺ کے قدمین شریفین ہوا کرتے تھے آپ رضی اللہ عنہ وہاں تشریف فرما ہوتے اور آپ رضی اللہ عنہ کے قدمین پہلے درجے پر ہوا کرتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں اس کے تیسرے درجے پر جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قدمین ہوتے۔ آپ رضی اللہ عنہ وہاں تشریف فرما ہوتے اور آپ رضی اللہ عنہ کے قدمین زمین پر ہوا کرتے۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ والے مقام پر چھ سال تک تشریف فرما رہے اور بعد میں آپ ﷺ کے مقامِ جلوس پر تشریف فرما ہوئے اور جس دن اس درجہ پر بیٹھے تو فرمایا ان دونوں درجات پر بیٹھنے سے شیخین حضرات رضی اللہ عنہم سے برابری کا خیال دل میں پیدا ہوسکتا تھا۔ لیکن آپ ﷺ کے مقام پر بیٹھنے سے برابری کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اس مبارک منبر پر سب سے پہلے حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے غلاف چڑھانے کی ابتدا کی۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں آپ رضی اللہ عنہ کے حکم سے گورنر

ینہ منورہ مردان کے اس منبر کے نیچے کی طرف چھ زینوں (درجوں) کا اضافہ
روایا اور اس طرح منبر شریف کے نو درجے ہوئے۔ نبی پاک ﷺ کے منبر مبارک
ں مذکورہ بالا تبدیلی کے بعد کوئی تبدیلی نہ کی گئی۔ حتیٰ کہ سال ۶۵۴ھ میں مسجدِ
وی ﷺ میں آتشزدگی کے واقعے میں لوگ اس متبرک اور عظیم منبر سے محروم ہو
ئے۔

۶۵۶ھ میں یمن کے حاکم "الملک مظفر" نے مسجدِ نبوی ﷺ کے لئے صندل
ی لکڑی کا ایک منبر بنوا کر ارسال کیا۔ اور اس منبر کو عین اسی مقام پر نصب کیا گیا
جہاں پر منبر نبوی ﷺ موجود تھا۔ حاکمِ یمن کا یہ منبر دس سال تک استعمال ہوتا رہا۔

۶۶۶ھ میں "الملک ظاہر رکن الدین بیبرس" نے ۹ زینوں والا منبر ارسال
کیا۔ منبر کے دائیں جانب اس کے بنانے والے خوش نصیب کا نام (ابوبکر بن
یوسف النجار) لکھا ہوا تھا۔ یہ نیک طینت نجار (بڑھئی) خود اس منبر شریف کو لیکر مدینہ
منورہ حاضر ہوا اور اپنی کمال کاریگری سے اس منبر کو نصب کیا۔ اس منبر پر ۷۹۷ھ
تک یعنی ۱۳۲ سال تک خطبہ دیا جاتا رہا۔ بالآخر اس کو دیمک نے آلیا۔

۷۹۷ھ میں الملک ظاہر برقوق نے ایک منبر بنوا کر ارسال کیا جو ۸۲۰ھ تک
استعمال ہوتا رہا۔ ۸۲۰ھ میں سلطانِ مصر "الملک المویدِ شیخ" نے ایک منبر مسجدِ
نبوی ﷺ کیلئے ارسال کیا اور دوسری آتشزدگی (۸۸۶ھ) میں یہ منبر جل گیا۔ اہلِ
مدینہ منورہ نے اس کی جگہ اینٹوں اور چونے کا ایک منبر تیار کیا جس پر تقریباً دو سال
تک خطبہ ہوتا رہا۔

۸۸۸ھ میں سلطانِ مصر "الملک الاشرف قایتبای" نے سنگ رخام کا ایک
منبر ارسال کیا۔

ترکی سلطان مراد عثمانی کا منبر

ترک سلاطین کی مسجدِ نبوی ﷺ اور اس کے مقاماتِ مقدسہ کے ضمن میں
خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ آج بھی اس ترک دور کی بنی ہوئی مسجدان کی یاد کو
دلوں میں زندہ رکھے ہوئے ہے۔ عثمانی سلطان مراد نے ۹۹۸ھ میں سنگِ مرمر کا
ایک انتہائی خوبصورت زینوں والا منبر بنوا کر مسجدِ نبوی ﷺ کیلئے ارسال کیا۔ یہ منبر
جمالیاتی اصولوں کے تحت بنایا گیا۔ جو سونے کے کام سے مزین تھا۔ ابراہیم رفعت
پاشا اپنی کتاب مرآۃ الحرمین میں اس منبر شریف کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

وھو من عجائب الدنیا لا یو جدلہ مثیل

کہ اس منبر کا دنیا کے عجائبات میں شمار ہوتا ہے۔ جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔
اس منبر کو سلطان اشرف قایتبای کے منبر کی جگہ نصب کیا گیا اور سلطانِ مصر کا منبر مسجدِ
قبا میں رکھوا دیا گیا۔

ہجرہ نبویہ ﷺ کا غلاف مبارک

خلیفہ ہارون الرشید رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ ملکہ خیزران ۱۷۰ھ میں حج کی
ادائیگی کے بعد نبی اکرم ﷺ کے روضۂ مبارک کی زیارت کو آئیں تو ہجرہ مبارک پر
غلاف چڑھانے کا شرف سب سے پہلے اس خاتون کو حاصل ہوا۔ بعد میں مختلف
شاہان مصر و بغداد کو ہجرۂ مبارکہ پر غلاف چڑھانے کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔

حضرت علامہ نورالدین سمھودی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۱۱ھ) کتاب وفاء الوفاء
(ج ۱، صفحہ ۴۱۵) میں غلاف ہجرۂ مبارکہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ حسین بن الھیجا
نے مالک کثیر صرف کر کے ایک ریشمی غلاف تیار کروایا اور عراق سے المستعصی باامر
اللہ کی اجازت سے اس ریشمی غلاف کو ہجرہ مبارکہ پر چڑھایا جو تقریباً دو سال تک
رہا۔ پھر خلیفہ کی طرف سے غلاف آیا اور پرانے غلاف کو اتار کر کوفہ ارسال کر دیا
گیا۔ بعد میں اسی غلاف پر ایک اور غلاف مبارک امام الناصر لدین اللہ نے چڑھایا
اور کچھ عرصہ بعد خلیفہ کی والدہ کی طرف سے اسی غلاف پر ایک اور غلاف چڑھایا
گیا۔ علامہ سمھودی رحمۃ اللہ علیہ جن کا تاریخ وصال ۹۱۱ھ ہے اور مدفون جنت البقیع ہیں
فرماتے ہیں کہ آج ہمارے زمانے میں ہجرۂ مبارکہ پر تین غلاف اوپر نیچے چڑھے
ہوئے ہیں۔ یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا اور سلطان اسماعیل بن الملک الناصر قلاون
نے مصر میں ایک گاؤں خرید کر غلاف بنوانے کیلئے وقف کر دیا۔ جہاں پر خانہ کعبہ
کیلئے غلاف ہر سال اور ہر پانچ سال بعد ہجرۂ مبارکہ اور منبر شریف کیلئے غلاف تیار
ہوتا رہا۔ جب نیا غلاف چڑھایا جاتا تو شیخ الحرم پرانا غلاف خدام کو اور ان کے علاوہ
جن کو مناسب خیال کرتے ان میں تقسیم کر دیتے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سلاطینِ عثمانیہ کو حرمین شریفین کی خدمت کا شرف بخشا تو
ان کا یہ معمول تھا کہ ہر بادشاہ کی تخت نشینی کے وقت نیا غلاف ہجرۂ مبارکہ پر پیش کیا
جاتا۔ سلطنت عثمانیہ کا آخری سبز رنگ کا غلاف سلطان عبدالحمید خان دوم کی تخت نشینی
کی یادگار ہے۔ دیارِ حبیب ﷺ کی محبت جزو ایمان ہے۔ اہلِ ایمان اپنی اس محبت کا
اظہار مختلف انداز میں کرتے چلے آرہے ہیں۔ تیسری صدی ہجری کے نامور مؤرخ
ابن شبہ نے تاریخ المدینۃ المنورہ میں اس شہرِ مقدس سے اپنی والہانہ محبت کا اظہار
کیا اور یوں تاریخ مدینہ کی صورت میں کتابیں مرتب ہونا شروع ہو گئیں۔

اسی جذبہ کے تحت ساتویں صدی ہجری میں ایک اور اہم کتاب "اخبار مدینۃ
الرسول ﷺ" منصۂ شہود پر آئی۔ نویں صدی ہجری کی ایک اور اہم شخصیت علامہ
نورالدین سمھودی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے مدینہ منورہ کے مقاماتِ مقدسہ پر مشہورِ
زمانہ کتاب "وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ" تحریر فرمائی جس میں خصوصی طور پر نبی
پاک ﷺ کے حجرۂ مبارکہ اور روضہ شریف کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں
کہ میرے پاس روضہ شریف کے متعلق ایسی معلومات ہیں جن کا ذکر مدینہ منورہ کی
کسی بھی کتب تاریخ میں نہ ہوگا۔ کیونکہ مجھے حجرۂ مبارک کے اصل مقام کی پاکیزہ
مٹی کی خوشبو سے معطر ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اسی طرح اس شہرِ مقدس کے
متبرک مقامات پر اردو زبان میں بھی بے شمار کتابیں تحریر کی گئیں اور انشاء اللہ یہ
سلسلہ تا ابد جاری وساری رہے گا۔